107305 ـ مریض کو ڈاکٹر نے روزے رکھنے سے منع کر رکھا ہے

سوال

میں جوان ہوں اور میرا نچلہ حصہ فالج زدہ ہے، میں چلنے پھرنے کے لیے ویل چئر استعمال کرتا ہوں، ڈاکٹر نے مجھے روزہ رکھنے سے منع کر رکھا ہے؛ کیونکہ سارا دن میرے جسم کو پرنظم طریقہ سے پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اور روزہ رکھنا اور پانی نہ پینا میرے گردوں کے لیے نقصاندہ ہے.
لیکن میں نے ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل نہیں کیا اور پچھلے رمضان المبارک کے روزے رکھے تھے، کیا میں نے نافرمانی کا ارتکاب تو نہیں کیا ؟
اور کیا میرے لیے آئندہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا جائز ہیں، برائے مہربانی مجھے مشورہ دیں، ڈاکٹر بھی مسلمان ہے کیا میں اس کی بات مانتے ہوئے روزے نہ رکھوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہر مسلمان مکلف شخص پر جو روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو فرض ہیں، اور اگر کسی بیماری کی بنا پر اس کے لیے روزے رکھنا مشکل ہوں یا اس کے لیے روزے رکھنے میں مشقت ہوتی ہو یا وہ دن میں دوائی استعمال کرنے کا محتاج ہو مثلا گولیاں اور سیرپ وغیرہ استعمال کرتا ہو تو اس شخص کے لیے روزہ چھوڑنا مشروع ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے، اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں کرنا چاہتا البقرۃ (185).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی پسند کرتا ہے کہ اس کی دی گئی رخصت پر عمل کیا جائے، بالکل ویسے ہی جیسے اللہ تعالی کو اپنی معصیت و نافرمانی ناپسند ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (5839) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (564) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

آپ مزید فائدہ کے لیے سوال نمبر (11107) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر جب یہ ثابت ہو جائے کہ آپ کے لیے روزہ رکھنا نقصاندہ ہے اور کوئی قابل اعتماد ڈاکٹر کہ کہے تو پھر آپ کے لیے روزہ چھوڑنا واجب ہو جائیگا، اور آپ کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت ڈالو البقرۃ (195).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نہ تو کسی کو نقصان دو، اور نہ ہی کسی دوسرے سے نقصان اٹھاؤ "

سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (2341) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجۃ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ نے پچھلے رمضان المبارک میں روزے رکھے ہیں اور آپ کو کوئی ضرر اور نقصان نہیں ہوا، ہماری تو رائے یہی ہے کہ آپ کسی دوسرے ڈاکٹر سے بھی اس سلسلہ میں مشورہ کر لیں جو پہلے سے زیادہ قابل اعتماد ہو اور آپ کی حالت کو سمجھتا ہو، اگر وہ آپ کو روزہ رکھنے کا کہے تو رکھ لیں، اور اگر وہ بھی روزہ چھوڑنے کا کہتا ہے تو پھر روزہ مت رکھیں.

رہا مسئلہ قضاء کا تو اگر آپ کی بیماری وقتی ہے اور دائمی نہیں تو آپ شفایابی کا انتظار کریں، جب اللہ تعالی شفایاب کر دے تو آپ پچھلے سارے روزے رکھ لیں.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (184).

لیکن اگر آپ کی بیماری دائمی ہے اور اس سے شفایابی کی بھی امید نہیں تو آپ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں.

کھانا کھلانے کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (39234) کے جواب کا مطالعہ کریں.

ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ اور سب مسلمان بیماروں کو عافیت و شفایابی نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .